اور غور وفکر موجود ہے۔ تحریر میں شگفتگی کا عنصر نمایاں ہے جسے پڑھتے ہوئے لطف و مسرت کا احساس ہوتا ہے۔ بایں ہمہ جگہ جگہ دانش کے موتی بھی نظر آتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں: ۱- دکان یا دفتر میں قرآن کی تلاوت کرنا باعثِ برکت وثواب ہے لیکن یہ مقامات تلاوت کے لیے نہیں بلکہ قرآن پر عمل کرنے کے لیے ہیں۔ ۲- گاڑی تیل سے چلتی ہے اور انسان تھپکی سے، اچھے کام پر شاباش نہ دینا پرلے درجے کی کنجوسی ہے۔ ۳- یورپ برہنہ ٹانگیں دیکھ کر مطمئن ہوتا ہے، جب کہ اسکارف دیکھ کر ہراساں ہو جاتا ہے۔ ہم مرد کو اِن ڈور گیم، جب کہ عورت کو اوپن ایئر تھیٹر بنانا چاہتے ہیں۔

زنبیل کی تحریروں میں فکر اور معانی کی کئی پرتیں موجود ہیں۔ زندگی کیا ہے؟ اس کا حاصل کیا ہے؟ کامیابی اور ناکامی کے اصل معانی کیا ہیں؟ وطن عزیز میں مستقل اور دیرپا پالیسیاں کیوں وضع نہیں ہوتیں؟ مصنف نے ایسے ہی بہت سے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ زنبیل کے سامنے نہ صرف پاکستانی معاشرہ ہے بلکہ اُمت مسلمہ کے لیے بھی درد و تڑپ موجود ہے۔ (محمد ایوب للہ)

۱- **اللّٰہ الصمد** ۲- **وہ شمع اُجالا جس نے کیا** ۳- **منشورِ حق**، عرفان الحق۔ بابا پبلشرز، ۱۳- بی وحدت روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱- ۲۷۵، ۲- ۲۵۵ (بڑی تقطیع)، ۳- ۲۵۸۔ قیمت: ۱- ۲۵۰ روپے، ۲- ۳۰۰ روپے، ۳- ۳۰۰ روپے۔

مسلم کمرشل بنک کی ملازمت کو خیرباد کہہ کر ۱۹۹۶ء سے عرفان الحق صاحب نے جہلم میں ہر جمعرات کو محفل درس کا آغاز کیا جس کے ذریعے مخلوق خدا کو اپنے خالق سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسلام کی تعلیمات کو زندگی سے متعلق کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ یہی ریکارڈ شدہ گفتگو خوب صورت مجلد کتابوں کی شکل میں اعلیٰ معیار پر پیش کی گئی ہے۔ اللّٰہ الصمد میں قرآن مجید کی بنیادی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ شمع اُجالا جس نے کیا سیرت رسولؐ کے مختلف گوشوں اور آپؐ کی اخلاقی تعلیمات پر مبنی ہے۔ منشور حق خطبہ حجۃ الوداع کے مختلف پہلوؤں کو ۲۲ موضوعات کے تحت مفصل بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعے سے تذکیر ہوتی ہے اور دین کی تعلیمات صحیح تناظر میں سامنے آتی ہیں۔ (م - س)